صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خصائص

ترتیب وتلخیص: مفتی محمد عطاء المصطفیٰ مدنی

سورۃ التوبہ آیت 40

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے ان کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں۔۔

ثانی اثنین اور صحابیّت

(1) اللہ اللہ! اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ فرما کر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا صحابی ہونا خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔ (2) اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثانی فرمایا یعنی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس کا سب سے پہلا نمبر ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مقامات پر آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثانی ہونے کا شرف پایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں تدفین کی وجہ سے قیامت تک ثانیّت سے مشرف ہیں۔

سب سے پہلے قبول اسلام

جب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو سیدنا صدیق اکبر بغرضِ تجارت یمن گئے ہوئے تھے۔ جب واپس لوٹے تو سرداران قریش انہیں ملنے آئے اور بتایا کہ تمہارے ساتھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ یہ سُن کو یوں معلوم ہوا کہ آپ اس خوشخبری کے پہلے ہی سے منتظر تھے۔ فوراً بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کلمہ شہادت پڑھا اور دولت اسلام سے بہرہ ور ہو گئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر خود فرمایا میں نے جس شخص کے سامنے اسلام پیش کیا اس میں ایک قسم کی جھجک پائی سوائے ابو بکر کے۔ جس وقت میں نے ان کی سامنے اسلام پیش کیا انہوں نے بغیر جھجک کے قبول کر لیا۔ اس طرح آزاد مردوں میں اسلام قبول کرنے کی اوّلیت آپ کو نصیب ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء)

سب سے پہلے معراج کی تصدیق

کفار مکہ ایک جگہ بیٹھے واقعہ معراج کے خلاف زہر افشانی کرنے کے بعد مسکن ابو بکر کا رخ کرتے ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں کہ تمہارا نبی تو اب عجیب و غریب باتیں کرنے لگا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کی ہے۔ یہ سن کر پوچھا: کیا تم سے یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہیں۔ جواب دیا: ہاں۔ اس پر زبانِ صدیق بلا تامل پکار اٹھی: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو ضرور سچ فرمایا ہے۔ یوں مصدقِ اوّل ہونے کا شرف بھی آپ کے ہی حصہ میں آیا۔ (مستدرک)

رفاقت سفر کا اعزاز

نبی پاک ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ صبح و شام حضرت ابو بکر کے مکان پر تشریف لے جاتے تھے۔ ایک روز خلاف عادت دوپہر کے وقت چلچلاتی دھوپ میں سرکار دو عالم ﷺ تشریف لے گئے۔ سر مبارک کو تمازت سے بچانے کیلئے چادر سے ڈھانپ رکھا تھا۔ ابو بکر سمجھ گئے کوئی نئی بات پیش آئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ ابو بکر تجھے معلوم بھی ہے رب کی طرف سے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ یہ سُن کر حبیب خدا ﷺ کے حبیب نے ملتجیانہ نگاہوں سے رخ انور کی طرف تکتے ہوئے عرض کی اور میری رفاقت یا رسول اللہ ﷺ!! فرمایا: رفاقت کی بھی اجازت ہے۔ عرض کی میرے پاس دو اونٹیاں ہیں جو اسی سفر کیلئے تیار رکھی ہیں۔ (بخاری)

بارِ نبوت اٹھانے کا خصوصی اعزاز

حضور پاک ﷺ ہجرت کی رات جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے تو آقائے دوجہاں ﷺ کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے۔ "فلما رآه أبو بكر رضي الله عنه أنها قد حفيت" جب صدیق اکبر نے دیکھا کہ آقا کریم کے پاؤں زخمی ہو گئے تو آپ بے قرار ہو گئے، فوراً آپ نے "حَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ" حضور پاک ﷺ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ اس طرح اللہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مرکب مصطفیٰ بننے کا شرف عطا فرما کر بارِ نبوت کو اٹھانے کی حیران کن قوت سے نواز دیا۔ (بیہقی)

صحبت سرکار کے انمول لمحات

مکہ سے مدینہ کا سفر ہر طرح سے پر خطر اور کٹھن تھا۔ دوران سفر پہلا مرحلہ غار ثور میں قیام تھا۔ سیدنا صدیق اکبر نے آپ ﷺ کو اپنے کندھوں پر سوار کیا اور پہاڑی کی چوٹی پر لے گئے۔ غار کو اندر جا کر صاف کیا، اس پر خطر جگہ پر صرف اور صرف سیدنا صدیق اکبر کو صحبت سرکار کے انمول لمحات میسر آئے جو کسی اور صحابی رسول کے حصہ میں نہ آئے۔ ان ساعتوں کی عظمت کے سبب ہی تو آقائے دوجہاں ﷺ نے حضرت عائشہ کے استفسار پر فرمایا کہ حضرت عمر کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں «إِنَّمَا جَمِيعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ» عمر کی نیکیاں ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی مثل ہیں۔ (مشکوۃ)

امت کی امامت / رفاقت قبر انور

آقا کریم ﷺ کا مرض جب شدید ہو گیا تو حضرت عائشہ سے فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ نماز کی امامت کریں۔ عرض کی: وہ رقیق القلب ہیں، جب قرآن پڑھتے ہیں تو بہت روتے ہیں۔ مگر حضور ﷺ کے حکم پر سترہ نمازوں کی امامت کا شرف ظاہری حیات مبارکہ میں آپ کو ہی حاصل ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر کے خصائص کی انتہا یہ ہے کہ آپ کو حضور ﷺ کے ساتھ خصوصی اور امتیازی شرفِ رفاقت حاصل ہے۔ سفر و حضر کی رفاقت، غارِ ثور کی رفاقت اور آخر میں پہلوئے مصطفیٰ ﷺ میں مدفن کے ذریعہ رفاقتِ قبر کا نصیب ہونا اس شان سے کہ روضہ محبوب سے صدا آتی ہے "اُدْخِلُوا الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ فَإِنَّ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ مُشْتَاقٌ" پوری اُمت میں یہ آپ کا ہی خاصہ ہے۔ (الخصائص الکبری)